ہفتے کی شام، نہر ارغندہ کنارے مرغزار کے سب سے بڑے مشاعرے میں، جس میں مضافات کے ۶۲ شاعر شریک ہوئے، سامعین کی تعداد ۱۸ ہزار سے بڑھ گئی

پرانے شہر کے چوک میں رات گئے تک مشاعرہ، نئی نسل کی غزل اور نظم پر بحث، اور ایک نوجوان شاعر کا کلام سامعین کی فرمائش پر دوبارہ سنایا گیا

(نمائندۂ آئینۂ مرغزار)

مرغزار، پیر، ۱۴ مئی: ہفتے کی شام نہر ارغندہ کے کنارے واقع پرانے شہر کے چوک میں ہزاروں سامعین کی موجودگی میں مرغزار کا سالانہ مشاعرہ اپنے عروج پر پہنچ گیا۔ منتظمین کے مطابق اس مشاعرے میں 62 شاعروں نے اپنا کلام پیش کیا اور سامعین کی تعداد 18 ہزار سے بڑھ گئی، جو پچھلے برس کے مشاعرے سے تقریباً دگنی ہے۔ مشاعرہ رات 9 بجے شروع ہوا اور صبح 3 بجے تک جاری رہا۔ اس میں غزل، نظم اور آزاد نظم کی اصناف پیش کی گئیں۔ سامعین نے سب سے زیادہ داد نوجوان شاعر زاہد نقوی کے کلام پر دی، جس کا ایک شعر دو بار سنایا گیا۔

مشاعرے کی صدارت معروف شاعر پروفیسر عارف نظامی نے کی۔ انہوں نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا کہ نئی نسل کی غزل روایت سے کٹ رہی ہے مگر اس میں زبان کا جو تجربہ ہو رہا ہے وہ آئندہ برسوں میں اردو غزل کا رخ طے کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ مشاعرہ اب صرف تفریح نہیں رہا بلکہ زبان کی تربیت کا ایک ذریعہ بن چکا ہے۔ ان کے بقول سامعین کی خاموشی اور داد دونوں اس بات کی علامت ہیں کہ شاعر اپنا کلام درست سمت میں لے جا رہے ہیں۔

منتظمین کے مطابق مشاعرے کے دوران 3 کتابوں کے اسٹال لگائے گئے جن پر 412 کتابیں فروخت ہوئیں۔ چائے اور کھانے کے 9 اسٹال لگائے گئے اور ٹریفک پولیس نے چوک کے گرد 2 کلومیٹر کا علاقہ گاڑیوں کے لیے بند کیے رکھا۔ بلدیہ مرغزار کے 14 صفائی کارکن رات 11 بجے تک وہاں موجود رہے اور مشاعرے کے بعد 6 ٹن کچرا اٹھایا گیا۔ بلدیہ کے ترجمان نے کہا کہ اگر شائقین کی تعداد اسی طرح بڑھتی رہی تو اگلے برس مشاعرہ کسی بڑے میدان میں کرنا پڑے گا۔